4713CH19

ہماری تاریخ

کوئی بھی گھر ہو دِوالی کے دِیے جلتے تھے
عید بھر دیتی تھی سینوں میں اُجالے کیا کیا
رنگ ہولی کا ہر اک دل میں بکھر جاتا تھا
چہرے چہرے پہ دمک اُٹھتے تھے لالے کیا کیا

اجنبی ہاتھوں نے لکھی تھی جو تاریخ تری
اس کو کیا نام دیں سوچی ہوئی تُہمت کے سِوا
اپنے ہر پیار کو نفرت میں بدلنا چاہا
کیا پکاریں اسے چالاک سیاست کے سِوا

© NCERT not to be republished

اے وطن! ہم تیری تاریخ لکھیں گے پھر سے
تیری تاریخ ہے دل جوئی و دل داری کی
تیری تاریخ محبت کی، وفا کی تاریخ
تیری تاریخ اُخوّت کی، رواداری کی

تیری تاریخ ہے قرآن کا، گیتا کا ورق
آشتی، اَمن، اہنسا کے اصولوں کا سبق
دہر سے اپنا مُقابل کوئی اب تک نہ اُٹھا
کوئی گوتم، کوئی چشتیؒ، کوئی نانک نہ اُٹھا

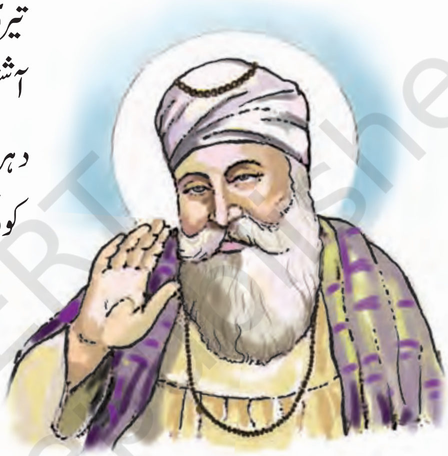

آج آزاد ہیں ہم، ذہن ہمارا آزاد
تنگ جذبات کے گھیروں سے نکل آئے ہیں
جو فِرنگی کی سیاست نے کبھی بوئے تھے
اُن تعصّب کے اندھیروں سے نکل آئے ہیں

ایک ہے اپنا وطن، ایک زمیں، ایک ہیں ہم
ایک ہیں فکر و عمل ، ایک یقیں ، ایک ہیں ہم
کون کہتا ہے کہ ہم ایک نہیں، ایک ہیں ہم

جاں نثار اختر

© NCERT not to be republished

معنی یاد کیجیے

دمک	:	چمک، تمتماہٹ
لالے، لالہ	:	ایک قسم کا سرخ پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے
تُہمت	:	الزام
دل جوئی	:	تسلّی، تسکین وتشفی کی باتیں کرنا
دل داری	:	دل رکھنا، محبت سے پیش آنا
اُخوّت	:	بھائی چارہ
آشتی	:	دوستی، صلح
اہنسا	:	عدم تشدّد، ظلم و زیادتی نہ کرنا
دہر	:	زمانہ، دنیا
مُقابل	:	سامنے والا، برابری کرنے والا
فرنگی	:	انگریز، گورا
تعصّب	:	تنگ نظری، بے جا حمایت یا مخالفت

سوچیے اور بتایئے۔

1. تاریخ لکھنے والوں کے خیال میں ہندوستان میں مختلف تہوار کیسے منائے جاتے تھے؟
2. اجنبی ہاتھوں سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. ہماری تاریخ کو کس طرح بدل دیا گیا؟
4. ہمارے ملک کی تاریخ کیا رہی ہے؟
5. آزادی ملنے کے بعد ہم خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟
6. شاعر نے آخری بند میں ایکتا کی کیا پہچان بتائی ہے؟

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے ہوئے بند کو مکمّل کیجیے۔

تیری ______________ ہے قرآن کا گیتا کا ورق
آشتی، امن، __________ کے اصولوں کا ________
دہر سے اپنا مقابل کوئی اب تک ______________
کوئی گوتم، کوئی چشتیؒ، کوئی ______________ نہ اٹھا

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

اجالے اجنبی نفرت چالاک وفا امن آزاد

ان لفظوں کی جمع لکھیے۔

تہمت فرنگی فکر عمل جذبہ

عملی کام

- اس نظم میں شاعر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انھیں اپنے لفظوں میں لکھیے۔

غور کرنے کی بات

- آج دنیا میں امن قائم رکھنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس کے لیے اتّحاد و اتّفاق بہت ضروری ہے۔ اس نظم میں شاعر نے آپسی محبّت، مساوات اور اہنسا کے اصولوں کو اپنانے کی بات کہی ہے۔

© NCERT
not to be republished